سوال

علان کیا10جائے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

، سونے کی صورت میں گری ہوئی چیز ملی تو میں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کو صدقہ کر دیا اور نیت یہ کی کہ اگر اس کا مالک مل گیا اور وہ راضی نہ ہوا تو میں اس کی قیمت اپنی طرف سے ادا کر دوں گا، مجھے یہ سونا ایک بڑے شہر کے وسط سے ملا تھا، کیا مجھ پر اس کا گناہ تو نہ ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لئے اور ہر اس شخص کے لئے جسے کوئی اہم گری ہوئی چیز ملے، مکمل ایک سال تک لوگوں کے مجمعوں میں اس طرح اعلان کرنا واجب ہے کہ ہر ماہ دو یا تین بار اعلان کیا جائے، اگر مالک مل جائے تو وہ چیز اس کے سپرد کر دی جائے اور اگر نہ ملے تو ایک سال کے بعد یہ چیز اس کی ہوگی کیونکہ نبی ﷺ کا اس مسئلے

ل ساقطتها إلا لمنشد'' (صحيح البخاري)

یں گری پڑی چیز بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہے ہاں البتہ اسے وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرنا چاہتا ہو۔''

سی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا:

''إني حرمت المدينة كما حرم إبراهيم مكة'' (صحيح البخاري، البيوع)

ینہ کو حرم قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔''

ری پڑی چیز) معمولی اور حقیر ہو مثلاً رسی، جوتے کا تسمہ یا تھوڑی رقم تو اس کا اعلان کرنا ضروری نہیں۔ ایسی چیز پانے والا شخص اس سے خود فائدہ اٹھائے یا اس کے مالک کی طرف سے اسے صدقہ کر دے۔ البتہ اس سے گمشدہ اونٹ وغیرہ ایسے حیوانات مستثنیٰ ہیں جو بھیڑیے جیسے چھوٹے درندوں سے اپنے

ں معها حذاءها وسقاءها ترد الماء وتاكل الشجر حتى يجدها ربها'' (صحيح البخاري)

ردے کیونکہ اس کا جوتا اور مشکیزہ اس کے ساتھ ہے، یہ خود پانی پر آ سکتا ہے اور درختوں کے پتے کھا سکتا ہے حتیٰ کہ اس کا مالک آ کر اسے خود لے لے گا۔''

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج3ص28

محدث فتویٰ